السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک مولوصاحب بڑے دعوے سے کہتے ہیں کہ عصر کے وقت ظہر کواور عشاء کے وقت مغرب کوجمع کرکے پڑھناثابت نہیں ۔جمع تقدیم اورجمع تاخیر کاوہ یہ مطلب بیان کرتے ہیں کہ ظہر کوآخروقت اورعصر کواول وقت میں جمع کیاجائے توان میں سے ایک یعنی پہلی نماز کوجمع تاخیرکہتے ہیں اوردوسری نمازجوپہلی کے ساتھ جمع کی جائے وہ جمع تقدیم ہے ۔ اس کے علاوہ پہلی نماز کودوسری کے وقت میں جمع کرکے علاوہ پہلی نماز کودوسری کے وقت میں جمع کرکے پڑھناناجائزہے کیایہ مطلب صحیح ہے ۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نیل الاوطارمصری جلد3 صفحہ 228

«باب جواز(الجمع) فی السفرفی وقت احدہماوقال اسنادہ صحیح بلفظ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذاکان فی سفروزالت الشمس صلی الظہروالعصرجمیعاً»

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفرمیں ہوتے اورسورج ڈھل جاتا توظہراورعصراکٹھی پڑھ لیتے ۔

نیل الاوطار کے اس صفحہ پرہے

«عن جابر عند مسلم من حدیث طویل وفیہ ثم اذّن ثمّ اقام فصلّی الظہر ثمّ اقام فصلی العصرولم یصل بینہما شیئاًوکان ذالک بعد الزّوال»

پھراذان اوراقامت کہی پھرظہرپڑھی پھرتکبیرکہی پس عصرپڑھی اوران دونوں کے درمیان کچھ نہیں پڑھااوریہ زوال کے بعد تھا ۔

ان دونوں حدیثوں سے جمع تقدیم حقیقی کا ثبوت واضح ہے ۔

«وعن ابن عمرانّہ استغیث علی بعض اہلہ فجدّبہ السیرفاخرالمغرب حتیّٰ غاب الشفق ثم نزل فجمع بینہما ثم اخبرہم انَّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک اذاجدّبہ السیر» رواہ الترمذی بہذاالفظ صحجہ منتقی مع نیل الاوطار صفحہ 237)

یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کواپنے بعض اہل کے متعلق سفرمیں سخت بیماری کی خبرملی ۔ پس تیزچلے اورنماز مغرب کومؤخرکردیایہاں تک کہ سرخی غائب ہوگئی پھر(سواری سے) اترے ۔ پس دونوں نمازوں (مغرب عشاء) کوجمع کیااور (نمازسے فارغ ہوکر) فرمایاکہ جب جلدی ہوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ اسی طرح کیاکرتےتھے ۔ اس کوامام ترمذیؒ نے ان الفاظ سے روایت کیا ہے اورصحیح کہا ہے ۔

مسلم میں ہے :

«کان اذاارادان یجمع بین الصّلوتین فی السفریوٴخّرالظہر حتیّ یدخل اوّل وقت العصر ثمّ یجمع بینہما» (منتقیٰ مع نیل الاوطارصفحہ 226)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ جب سفرمیں دونمازوں کوجمع کرنے کاارادہ کرتے ظہرکومؤخرکردیتے یہاں تک کہ عصرکااول وقت ہوجاتاپھردونوں (ظہراورعصر) کوجمع کرتے ۔

ان دونوں حدیثوں سے جمع تاخیر حقیقی ثابت ہوگئی ۔

نیزنیل الاوطار کے صفحہ 228 پرہے ۔

«فی حدیث معاذبن جبل فی المؤطابلفظ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخرالصلوة فی غزوة تبوک خرج فصلّی الظہروالعصرجمیعاًثم دخل ثم خرج فصلی المغرب والعشاء جمیعاًقال الشافعی فی الامّ قولہ ثم خرج لایکون الاّ وہونازل۔فلمسافران یجمع نازلاًومسافراًوقال ابن عبدالبرہذااوضح دلیل فی الرّد علی من قال لایجمع الاّمن جدّبہ السیروہوقاطع۔ للالتباس»

یعنی معاذبن جبل رضی اللہ عنہ کی حدیث موٴطامیں ان الفاظ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں نماز کومؤخرکیا۔ نکلے پس ظہراورعصر اکٹھی پڑھیں پھرداخل ہوئے پھرنکلے پس مغرب اورعشاء اکٹھی پڑھیں ۔ امام شافعیؒ کتاب الام میں فرماتے ہیں کہ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے پھرنکلے یہ دلیل ہے کہ آپ اترے ہوئےتھے پس مسافر کےلئے دونوں صورتوں میں جائزہے خواہ اتراہواہویاچل رہاہو۔

اور امام ابن عبدالبرؒ کہتے ہیں ۔

یہ اس شخص کے رد کےلئے واضح دلیل ہے کہ جو کہتا ہے کہ صرف چلتا ہوا مسافر جمع کرے (نہ اترا ہوا) اس حدیث سے بالکل ہی شک رفع ہو گیا ۔

نوٹ : جمع تقدیم اور جمع تاخیر کی جو تعریف سوال میں مذکور ہے یہ آج تک کسی امام نے نہیں کی یہ درحقیقت جمع نہیں کیونکہ ہر نماز اپنے وقت میں پڑھی گئی ہے یہ صرف صورتا جمع ہے ۔ جمع تقدیم تاخیر یہ ہے کہ پہلی کو دوسری کے وقت میں پڑھا جائے ۔

وباللہ التوفیق

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الصلوۃ، نماز کا بیان، ج2ص82

محدث فتویٰ